114745-عرفی شادی کرنا اور والد کا بیٹے کی شرعی شادی میں تاخیر کرنا

سوال

میرے والد صاحب میری منگیتر کے ساتھ شادی کرنے میں رکاوٹ بن رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ پہلے تعلیم مکمل کرو اور پھر شادی کرنا، میرا یہ آخری تعلیمی سال ہے، اور میں ملازمت بھی کرتا ہوں اور میری ماہانہ آمدنی بھی میرے لیے کافی ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے، میں انتظار نہیں کرسکتا، اور اس لیے بھی کہ میں نے اپنی منگیتر سے عرفی شادی کر رکھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

وہ عرفی شادی جو ولی کی اجازت کے بغیر خفیہ طور پر ہوتی ہے باطل ہے، صحیح نہیں، چاہے اس کے کاغذات بھی لکھے جائیں، اور دو گواہ بھی ہوں، کیونکہ عقد نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے والی کی موافقت شرط ہے.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر شادی کر سکتی ہے ؟

تو کمیٹی کا جواب تھا :

"شادی صحیح ہونے کی شروط میں ولایت شرط ہے، چنانچہ عورت کے لیے ولی کے بغیر شادی کرنا جائز ہیں، اور اگر وہ بغیر ولی کے شادی کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے؛اس کی دلیل ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں"

اور اس لیے بھی کہ سلیمان بن موسی نے زہری سے اور وہ عروہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو عورت بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس سے دخول کر لیا تو اس کو مہر دینا ہوگا کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے، اور اگر وہ آپس میں جھگڑیں تو جس کا ولی نہیں اس کا ولی حکمران ہوگا"

اسے نسائی کے علاوہ باقی پانچ نے روایت کیا ہے، اور دوسری روایت کو ابو داود الطیالسی نے بیان کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں، اور جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے اور اگر اس کا ولی نہ ہو تو جس کا ولی نہیں اس کا حکمران ولی ہوگا"

امام ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کسی بھی صحابی سے اختلاف معلوم نہیں" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن منیع.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18/141–143).

اس بنا پر اگر تو یہ چیز آپ میں واقع ہو چکی ہے تو آپ کے لیے فوری طور پر علیحدگی ضروری ہے، اور آپ دونوں کے مابین عقد نکاح باطل ہے، اور آپ کو اس سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

اور اگر آپ معاملہ کو سدھارنا چاہتے ہیں: تو آپ کو شرعی طریقہ پر عمل کرتے ہوئے صحیح شادی کرنا ہوگی، اور آپ کے لیے اس عورت کو اس کے ولی سے مانگنا ہوگا، اگر وہ آپ سے شادی میں موافق ہو اور گواہ پائے یا اعلان کر دے تو عقد نکاح ہو جائیگا اور صحیح ہوگا.

اور آپ کو چاہیے کہ آپ لوگوں کی عزت سے مت کھیلیں ایسا کرنے سے اجتناب کریں، اور بچ کر رہیں کہ کہیں اللہ عزوجل آپ کو آپ کی عزت میں سزا نہ دے دے، اور جس چیز کے لیے آپ خود راضی نہیں اس کو لوگوں کے لیے بھی مت کریں کیونکہ شریعت اسلامیہ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے.

اور والدین کے لیے بھی حلال نہیں کہ وہ اپنی اولاد چاہے بیٹا ہو یا بیٹی کی عفت و عصمت میں روڑے اٹکائیں، اور والدین کو اپنی اولاد کے متعلق جس کا سب سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے اس میں ان کے دین کی حفاظت، اور ان کی عزت اور عفت و عصمت کی حفاظت شامل ہے.

اور اگر کوئی ایسا شخص جو صاحب اخلاق اور دیندار ہو آکر اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کرے تو اس کو اس کی موافقت میں دیر نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اس کی اس میں معاونت کرے، کیونکہ جو شخص آپ کی عزت کو محفوظ بناتا ہے وہ اس کے لائق ہے کہ اس کی معاونت کی جائے.

اور اگر آپ کا بیٹا آپ سے شادی کرنے کا کہہ کر عفت و عصمت کی حفاظت کرنا چاہتا ہے تو آپ کے لیے اسے اس سے منع کرنا حلال نہیں جس سے وہ اپنی آنکھ اور شرمگاہ کو محفوظ بنانا چاہتا ہے، یہ نہ ہو کہ اگر آپ اس کی شادی نہ کریں تو وہ غلط راہ پر چل کر گناہ و منکرات میں پڑ جائے.

اور اگر آپ تعلیم مکمل ہونے تک صبر نہیں کر سکتے جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اور آپ کو حرام میں پڑنے کا خدشہ ہے اور آپ اپنے والد کو شادی کرنے پر راضی و مطمئن نہ کر سکیں تو آپ شادی کر لیں چاہیں آپ کے والد اس میں راضی نہ بھی ہوں، اور آپ اپنے والد کی رضا کو اللہ کی معصیت و نافرمانی پر مقدم نہ کریں. لیکن لڑکی اپنے والد اور ولی کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی.

مزید اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (46532) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں، کیونکہ یہ آپ اور آپ کے والد کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہیں.

واللہ اعلم.